بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۱ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۲۳ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ | ۱۱ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء | نمبر ۵۸

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ہونی چاہیے

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ امان ۱۳۲۱ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج دن بھر حرارت اور سر درد اور کان میں درد کی تکلیف رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں کے انگوٹھے میں نقرس کی تکلیف شروع ہے۔ نیز اعصابی تکلیف بھی ابھی تک موجود ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تین روز سے گردوں میں کسی قدر درد ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق آج لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

آج بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے منشی فیض احمد صاحب ہیڈ کاتب "الفضل" کی لڑکی امۃ الرشید صاحبہ کا نکاح ۱۷ سو روپیہ مہر پر چوہدری حبیب اللہ خان صاحب بی۔ اے سیبوا ضلع کرنال سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

سلسلۂ احمدیہ کی سلسلۂ مسیحیہ سے مماثلت اور غیر مبایعین

جماعت احمدیہ کے خلاف غیر مبایعین کی طرف سے جو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ اُن میں سے ایک دلیل یہ ہے۔ کہ سلسلۂ احمدیہ چونکہ سلسلۂ مسیحیہ سے مماثلت رکھتا ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ جس طرح بانی سلسلۂ مسیحیہ کی وفات کے بعد ایک فریق نے غلو سے کام لیا۔ اسی طرح سلسلۂ احمدیہ کے مقدس بانی کی وفات کے بعد بھی ایک فریق غلو سے کام لیتا۔ اور انہیں اُن کے اصل مقام سے بڑھا کر دُنیا کے سامنے پیش کرتا۔ غیر مبایعین کی اس دلیل کا گو بارہا جواب دیا جا چکا ہے مگر "پیغام صلح" (۳ مارچ) نے ایک دفعہ پھر اس بات کو دوہرایا ہے۔ چنانچہ سید اختر حسین صاحب گیلانی لکھتے ہیں:۔

"جس طرح مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد آپ کی قوم دو حصوں میں منقسم ہو گئی ایک وہ جو انہیں خدا کا رسول سمجھتے تھے۔ اور دوسرے وہ جنہوں نے ان کو رسالت کے مقام سے بلند کر کے الوہیت کے مقام تک پہنچایا۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود کے بعد ہونا ضروری تھا۔ کہ ایک قوم وہ ہو۔ جو آپ کے اصل مرتبہ کو مانتی ہو۔ اور دوسری وہ جو آپ کو مجددیت کے مقام سے بلند کر کے نبوت کے مقام تک پہنچاتی ہو"

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح ناصری کے مثیل ہیں۔ اور اس وجہ سے سلسلۂ احمدیہ کو سلسلۂ مسیحیہ سے مماثلت ہے۔ مگر مماثلت میں یہ بات ضروری نہیں ہوتی۔ کہ ہر امر میں مماثلت پائی جاتی ہو۔ بلکہ مثیل کبھی اپنے درجہ۔ مقام اور کامیابی میں اُس وجود سے بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ جس کا وہ مثیل ہوتا ہے۔ اس کی مثال ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام میں نظر آتی ہے۔ قرآن کریم اس بات کا شاہد ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسے علیہ السلام کے مثیل تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ یعنی ہم نے تمہاری طرف ویسا ہی رسول بھیجا ہے۔ جیسے فرعون کی طرف موسٰے کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔ تورات میں بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا" (استثنا $\frac{18}{18}$)

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے۔ مگر باوجود اس مماثلت کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں حضرت موسٰے علیہ السلام کی کامیابیوں سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہیں۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ بھی اس رنگ میں معاملہ نہیں ہوا جس رنگ میں حضرت موسٰے علیہ السلام کے صحابہ رض کے ساتھ ہوا چنانچہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت موسٰے علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا گیا تھا۔ کہ کنعان کی زمین ان کو دی جائے گی۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اس ملک کو فتح کرنے کے لئے چلے تو عین موقعہ پر ان کی جماعت کے افراد نے حضرت موسٰے علیہ السلام کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ:۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ تو اور تیرا رب جا کر دشمنوں سے لڑتے پھرو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لڑائی کا ارادہ چھوڑنا پڑا۔ اور بغیر اس زمین میں داخل ہونے کے وفات پا گئے۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ وعدہ دیا گیا تھا۔ کہ حرم کی سرزمین ان کو دی جائے گی۔ اب اگر مماثلت میں ہر امر کا پایا جانا ضروری ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی زندگی میں مکہ میں داخل نہ ہوتے۔ مگر سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت شان و شوکت کے ساتھ مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے۔ اور وہ سرزمین ہمیشہ کے لئے آپ کو حاصل ہو گئی۔ اسی طرح حضرت موسٰے علیہ السلام کے صحابہ نے تو ان کو یہ جواب دیا تھا۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ جواب دیا۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا معکما مقاتلون۔ کہ چلیے آپ بھی اور آپ کا رب دشمن کا مقابلہ کریں۔ ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔

بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مثیل ہیں مگر چونکہ آپ موسوی سلسلہ کے خلیفہ نہیں۔ بلکہ محمدی سلسلہ کے خلیفہ ہیں۔ اور صرف مثیل مسیح نہیں بلکہ بروز محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ اس لئے ہمیں مسیح ناصری کے حواریوں اور مسیح محمدی کے حواریوں میں بہت بڑا فرق نظر آتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد ۶ ماہ امان ۱۳۲۱ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خیر و عافیت کے متعلق میں نے ۲ مارچ ۱۹۴۲ء کو خط لکھا تھا جبکہ حضور محمد آباد کی زمینوں کے معائنہ کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ حضور تین روز تک محمد آباد وغیرہ کا دورہ فرماتے رہے۔ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ حضور کے اہل بیت بھی ہمراہ تھے۔ ان کی طبیعت بھی اچھی رہی۔ خدام بھی خیریت سے ہیں۔ کل شام کو حضور واپس تشریف لائے۔ آج بھی حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

انجیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں سے ایک کو جب دشمنوں نے پکڑا تو "اس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔" (متی ۲۶ باب ۷۴) مگر مسیح محمدی کا ایک حواری یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید جب ایسے ہی بلکہ اس سے زیادہ خوفناک ابتلاء میں مبتلا ہوئے۔ اور ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ مسیح کے ساتھ ہیں۔ تو انہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ جواب دیا۔ کہ ہاں اور پھر پہلے مسیح کے حواری نے تو انکار پر اصرار کیا تھا۔ مگر انہوں نے بار بار اقرار کیا۔ اور کہا کہ میں اس مسیح پر ایمان لایا ہوں۔ اسی طرح مسیح اول اور مسیح ثانی کے ساتھ خداتعالےٰ نے جو سلوک کیا۔ اس میں بھی بہت بڑا فرق ہے۔ پہلے مسیح کو تو دشمن صلیب پر لٹکانے میں کامیاب ہوگیا۔ مگر دوسرے مسیح کو اقدام قتل کے الزام کے باوجود خداتعالےٰ نے دشمن کے ہر حملہ سے محفوظ رکھا۔ یہی وہ امتیاز ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں فرمایا ہے۔ کہ

پر مسیحا بنکے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

پس بے شک سلسلہ محمدیہ کو سلسلہ موسویہ سے مماثلت ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے بہت بڑھ کر ہیں اس لئے صرف اس وجہ سے کہ دونوں سلسلے مشابہ ہیں۔ غیر مبایعین کا یہ کہہ دینا کسی طرح درست نہیں ہوسکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت مثیل مسیح کی جماعت ہونے کی وجہ سے غلو کرنے والی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے آپ کی جماعت کے اکثر حصہ کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت کے لوگوں کی مشابہت سے بچالیا تھا۔ اسی طرح ضروری تھا۔ کہ مسیح محمدی کی روحانیت آپ کی جماعت کے کثیر حصہ کو اس غلطی سے بچاتی۔ جو مسیح ناصری کی وفات کے بعد اس کی جماعت کے افراد سے سرزد ہوئی۔ چنانچہ خداتعالےٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ اور سوائے ایک قلیل گروہ غیر مبایعین کے باقی تمام لوگ مرکز سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انہی عقائد پر قائم ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ غیر مبایعین کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر محض مشابہت سے اس قسم کا نتیجہ نکالنا درست ہے۔ تو کیا وہ شیعوں کے اس الزام کو درست تسلیم کرینگے۔ کہ اکثر صحابہ نعوذ باللہ منافق تھے؟ کیونکہ اس کی تائید میں بھی کہا جاسکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ مثیل موسےٰ تھے۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اکثر ساتھیوں نے عین موقعہ پر نفاق ظاہر کیا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ بھی نعوذ باللہ منافق تھے۔ اگر یہ استدلال درست نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت حضرت موسےٰ علیہ السلام کی روحانیت سے بہت بڑھی ہوئی تھی۔ تو غیر مبایعین کا یہ استدلال کس طرح درست ہوسکتا ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانیت حضرت مسیح ناصری سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور آپ خود فرماتے ہیں۔ کہ "خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے"۔ (کشتی نوح)

"پیغام صلح" نے اپنے اس مضمون میں ہماری جماعت کو ان مسیحیوں کے مشابہ قرار دیا ہے جنہوں نے حضرت مسیح کی وفات کے بعد ان کے درجہ میں غلو سے کام لیا تھا۔ لیکن اگر وہ غور سے کام لے تو اسے نظر آجائیگا کہ مسیحیوں سے غیر مبایعین کو مشابہت حاصل ہے نہ کہ ہمیں۔ اور وہ اس طرح کہ تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح کے بعد ان کے حواریوں سے پہلی غلطی یہ نہیں ہوئی کہ انہوں نے ان کو خدا بنادیا۔ بلکہ یہ خیال تین سو سال کے بعد جاکر پیدا ہوا ہے۔ سب سے پہلا خیال جو ان میں حضرت مسیح ناصری کے منشا کے خلاف پیدا ہوا وہ غیر قوموں کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے دین میں نرمی کرنے اور اسے ان کے خیالات کے مطابق بنانے کا تھا۔ چنانچہ نئے عہدنامہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پولوس وغیرہ نے شریعت کے احکام کو غیر قوموں کے لئے نرم کردیا تھا۔ اور انہیں بعض احکام کو ترک کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ جیسا کہ ختنہ ہے۔ یہی طریق غیر مبایعین نے اختیار کیا۔ اور غیر احمدیوں کو خوش کرنے اور انہیں اپنے ساتھ ملانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کو اسلام کے لئے ۲۲ مسم قاتل قرار دینے لگ گئے۔ اور آپ کے کئی احکام کی انہوں نے ہتک کی۔ گویا وہی طریق جو حضرت مسیح ناصری کی وفات کے بعد بعض لوگوں نے اختیار کیا تھا۔ غیر مبایعین اختیار کئے ہوئے ہیں۔ یعنی اپنے پیشوا کے احکام کے خلاف

اخبار احمدیہ

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور

بابا حسن محمد صاحب واعظ کو نظارت ہذا کی طرف سے جماعت ہائے شکار۔ سارچور لودھی ننگل و دھرم کوٹ بگہ و تلونڈی جھنگلاں میں تعلیم و تربیت کی غرض سے بھجوایا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داران سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ بابا صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت

اساتذہ کے لئے شرائط اہلیت

گذشتہ پرچہ میں جو اعلان نظارت ہذا کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے شرائط اہلیت درج ہونے سے رہ گئی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔ (الف) علاوہ ٹرینڈ ہونے کے اساتذہ دینی اور اخلاقی تربیت کرنے کے بھی اہل ہوں (ب) حتی الوسع ایسے آدمی منتخب کئے جائیں۔ جن کی بیویاں تعلیم یافتہ ہوں۔ تاکہ ان کے ذریعہ عورتوں اور لڑکیوں میں احمدیت کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاسکے۔ ناظر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ کاہنووان کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ کاہنووان کا سالانہ تبلیغی جلسہ ۱۹ مارچ (امان) بروز جمعرات زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال دس بجے صبح سے ۴ بجے شام تک منعقد ہوگا۔ جس میں مرکز سے علماء کرام تشریف لے جائیں گے۔ صداقت اسلام اور اختلافی عقائد۔ مسلمان کس طرح ترقی کرسکتے ہیں وغیرہ مضامین پر تقاریر ہوں گی۔ تمام ملحقہ احمدی جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ جلسہ میں شریک ہوکر مستفید ہوں۔ اور زیر تبلیغ وزیر اثر احباب کو بھی ساتھ لائیں۔ انچارج مقامی تبلیغ قادیان

ایک احمدی بچے کی دیانت داری

غلام رسول طالب علم جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کو کسی کے پندرہ روپے کے گم شدہ نوٹ دستیاب ہوئے جو اس نے اصل مالک کو واپس کرکے اس کی گھبراہٹ دور کی اس قحط سالی کے زمانہ میں ایک غریب گھر کے بچہ کی یہ جرأت اور دیانتداری قابل صدآفرین ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

بذریعہ تار درخواست دعا

شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مجھے اب افاقہ ہے۔ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ بچہ اور زچہ بخیریت ہیں الحمدللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے درخواست دعا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ محمد ذاکر صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں (۲) کریم بخش صاحب نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کا چھوٹا لڑکا امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ (۳) محمد شریف صاحب لاہور کو اکثر پیٹ درد کی شکایت رہتی ہے۔ (۴) بابو احمد اللہ خان صاحب ہیڈ کلرک کوئٹہ کا لڑکا منور احمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ (۵) غلام مصطفےٰ صاحب سپرنٹنڈنٹ بجلی گھر کسودی سخت بیمار ہیں (۶) اللہ رکھا صاحب ساکن گھٹیالیاں کو دو تین سال سے رات کو نیند نہیں آتی۔ اور دماغ بہت کمزور ہوگیا ہے۔ (۷) اہلیہ صاحبہ سید ثناء اللہ صاحب جالندھر چھاؤنی نمونیہ سے بیمار ہیں (۸) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اپنے لڑکے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی صحت اور کاروبار میں ترقی نیز حکیم عبدالرحمٰن صاحب کشمیری حال ایبٹ آباد کے کاروبار میں ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۹) امۃ الحمید بیگم صاحبہ دار البرکات لکھتی ہیں۔ کہ میرے والد ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ نیز میرے دونوں بھائیوں کا امتحان شروع ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

میری عزیز بچی جو عرصہ دس ماہ سے بیمار چلی آتی تھی۔ مورخہ ۱۸ پھاگن سمہ ۹۸ فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صالح نیک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھی۔ ۳ لڑکیاں اور ایک نابالغ لڑکا اپنی یادگار چھوڑ گئی ہے۔ احباب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۱)

یہ وہ مضمون ہے - جو جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر پڑھا گیا تھا - (ایڈیٹر)

الحمد للہ الذی انزل علےٰ عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا ط قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ و یبشر المومنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجرا حسنا ه ماکثین فیہ ابدا و ینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا - مالھم بہ من علم ولا لاٰباءھم - کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم - ان یقولون الا کذبا - فلعلک باخع نفسک علےٰ اثارھم ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفا - انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا لنبلوھم ایھم احسن عملا - وانا لجاعلون ما علیھا صعیدا جرزا ؏

احباب! آپ کو یاد ہوگا - کہ ۱۹۳۷ء اور ۱۹۳۸ء کے سالانہ جلسوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت کے عنوان سے جس میں سورۃ اذا الشمس کوّرت کی آیات بیّنات کے پیش نظر کئی ایک ایسی پیشگوئیاں بیان کی گئی تھیں - جن کا تعلق ہمارے زمانے کے حالات سے ہے - ان پیشگوئیوں میں جنگ آتشیں کی بھی ایک پیشگوئی تھی - اور وہی پیشگوئی آج میری تقریر کا موضوع ہے - اس پیشگوئی میں جس جنگ آتشین کا ذکر ہے وہ یہی جنگ ہے - جس کی آگ آجکل عیسائی ممالک میں نار جہنم کی طرح بھڑک رہی ہے - یہ امر عجیب تصرفات الٰہیہ سے ہے - کہ اس برپا ہونے والے فتنۂ عظمیٰ کی خبر انبیاء علیہم السلام نے قدیم الایام میں دی اور سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دُہرایا - اور جب اس کے پورا ہونے کا وقت آیا - تو پھر آخری بار تمام عالم کو اس سے آگاہ کیا گیا - اور اس لحاظ سے یہ جنگ آتشین کی پیشگوئی ان بیّنات میں سے ہے - جن کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے :-

افمن کان علیٰ بیّنۃ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ - یعنی ایک کھلا کھلا نشان جس کی شہادتیں پہلے سے بھی موجود ہیں اور بعد میں بھی قائم ہونے والی ہیں - (میں اس کھلے کھلے نشان کے منذر اور مبشر پہلو واضح کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کے طرز عمل پر بھی مختصر سا تبصرہ کرونگا جو قابل اعتراض سمجھا جاتا ہے)

سورۃ کہف کی تاریخی شہرت

مَیں نے جن سات آیات کی ابھی تلاوت کی ہے - یہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں ہیں سورۂ کہف اور یہ آیات مسلمانوں میں اسوجہ سے بہت شہرت رکھتی ہیں - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصریحات کے مطابق ان کا تعلق فتنۂ دجّال سے ہے - اور مسلمان اس سورۂ شریفہ اور خاصکر اس کے پہلے اور آخری رکوع کی تلاوت جمعہ کے روز اس لئے کیا کرتے ہیں تا وہ حسب ارشاد نبوی فتنۂ دجال سے محفوظ رہیں - اب میں وہ آیات شریفہ معہ ترجمہ پیش کرتا ہوں -

الحمد للہ الذی انزل علےٰ عبدہ الکتاب - کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ پر یہ کتاب نازل کی - ولم یجعل لہ عوجا - اور اس میں کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہیں رکھا - قیما - راست ہے - اور راستی کی ہی انتہا ہے - لینذر باسا شدیدا من لدنہ تاکہ لوگوں کو اس کی طرف سے ایک نہایت ہی شدید خطرہ سے آگاہ کرے ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصّٰلحٰت - اور ان مومنوں کو بشارت دے - جو اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں - انّ لھم اجرا حسنا - کہ ان کے لئے ان کی محنت کا ایک اچھا اجر مقدر ہے - ماکثین فیہ ابدا - وہ اس اجر میں ہمیشہ رہیں گے - و ینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا - اور اس کو اس لئے اتارا ہے - تا وہ خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کو آنے والے خطرہ سے آگاہ کر دے - جنہوں نے کہا ہے - کہ اللہ نے (دنیا کی مخلصی کے لئے) ایک بیٹا اختیار کیا ہے - مالھم بہ من علم ولا لاٰباءھم - نہ انہیں خود اس کا علم ہے - نہ ان کے بڑوں کو اس کا کچھ علم تھا - کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم - بہت ہی بڑی خطرناک بات ہے - جو اُن کے مونہوں سے نکل رہی ہے - ان یقولون الا کذبا محض جھوٹ بول رہے ہیں - فلعلّک باخع نفسک علیٰ اٰثارھم ان لّم یومنوا بھذا الحدیث اسفا - شائد تو اُن کے پیچھے مارے غم کے اپنی جان ہلاک کر دے گا - کہ یہ نئی بات جو اُن کے متعلق بتلائی گئی ہے وُہ اِسے مانتے کیوں نہیں - وانّا جعلنا ما علےٰ الارض زینۃ لھا - جو کچھ رُوئے زمین پر ہے - ہم نے اُسے اُس کی زینت بنایا ہے - لنبلوھم ایھم احسن عملا - تاکہ ہم اُنہیں آزمائیں - کہ اُن میں سے سب سے اچھے کام کرنے والا کون ہے - مگر وُہ اِس آزمائش میں فیل ہُوئے - وانّا لجاعلون ما علیھا صعیدا جُرُزا - اور ہم جو کچھ کہ رُوئے زمین کی زینت ہے اُسے مٹا کر ویران کھنڈرات بنانے والے ہیں :-

سورۃ کہف کی جو آیات میں نے پڑھی ہیں - اُن میں کئی ایک باتیں بطور پیشگوئی کے بیان فرمائی گئی ہیں - ان میں سے پانچ باتیں ایسی ہیں - جن کا تعلق نفس مضمون یعنی موجودہ عیسائی جنگوں کے ساتھ براہ راست ہے :-

سُورۃ کہف کی ابتدائی آیتوں کا خلاصہ

اوّل - ایک آنے والے شدید خطرہ کے متعلق عام انذار :-

دوم - اس عام انذار کے ساتھ مومنوں کے لئے خوشخبری کا پیغام کہ ان منذر ایام میں انہیں کچھ محنت کرنی ہوگی - جس کا اچھا بدلہ انہیں ملے گا - اور جو پائدار ہوگا -

سوم - اس خطرہ کے متعلق ایک خاص انذار جس کا تعلق عیسائیوں سے ہے :-

چہارم - یہ باس شدید والی پیشگوئی ایک ایسی نئی خبر ہے - جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت غم میں مبتلا کرنے والی ہے :-

پنجم - اس باس شدید کا تعلق ایک ایسی عالمگیر تباہی سے ہے - جو دُنیا کی زینت و زیبائش کو خاک میں ملا دینے والی ہوگی :-

یہ پانچ باتیں ہیں - جو ان آیات میں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں - اور بتایا گیا ہے کہ ان میں کسی قسم کا ابہام نہیں - صاف اور سیدھی باتیں ہیں - قرآن مجید کے بہت سے تراجم شائع شدہ ہیں - کوئی ترجمہ لے لیا جائے - یہ پانچ باتیں جو میں نے ابھی بتائی ہیں - ہر شخص آیات موصوفہ کا ترجمہ پڑھ کر بہت آسانی سے انہیں معلوم کر سکتا ہے - ان پانچوں باتوں کے سمجھنے میں کسی غور وفکر یا تاویل کی ضرورت نہیں انذار کے معنی عربی زبان میں آنے والے خطرہ سے قبل از وقت ہوشیار کرنے کے ہیں - اور اسی سے نذیر کا لفظ ہے - جس کے معنے ہیں خطرہ سے آگاہ کرنے والا - باس کے معنی ہیں - گھمسان کی جنگ - اور یہ لفظ عام طور پر خوف وخطر کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے - قرآن مجید میں یہ لفظ باس اکیس (۲۱) جگہ استعمال ہوا ہے - گیارہ جگہ جنگ کے معنوں میں - نو جگہ سخت سزا کے معنوں میں اور اس لفظ کے معنی خطرہ کے بھی ہیں اور جنگ اور عذاب الٰہی کے بھی :-

سُورۂ کہف کی ابتدائی سات آیتوں سے صاف طور پر پایا جاتا ہے - کہ دُنیا میں ایک شدید خطرہ پیدا ہونے والا ہے - مسلمانوں کے لئے بھی - اور دوسروں کے لئے بھی اور یہ خطرہ عیسائی اقوام کے لئے نہایت تباہ کن ہوگا - اور یہ خطرہ باسا شدیدا یعنی ایک خطرناک جنگ کی صورت اختیار کرے گا - اور یہ خطرہ (ما علےٰ الارض) عالمگیر ہوگا - اس کا نتیجہ ایسی عالمگیر تباہی ہے - جو دُنیا کی زیب وزینت کو (صعیدا جُرُزا) ملیامیٹ کرنے والی ہے -

صعیداً کے معنی اجڑی ہوئی زمین۔ جُرُزاً کے معنی جہاں کھنڈرات ہی کھنڈرات ہوں

سورۂ کہف کی ابتدائی آیات میں انذار کی مجمل صورت

ان آیات کو پڑھنے یا سننے سے بالطبع یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید نے سورۂ کہف کے نازل ہونے کی غرض و غائت یہ بتائی ہے۔ کہ وہ لوگوں کو بالعموم اور عیسائیوں کو بالخصوص ایک ایسے شدید خطرہ سے آگاہ کرے جو بأس شدید یعنی گھمسان کی جنگ بن کر زمین اور اس کی خوبصورتی کو برباد کرنے والا ہوگا۔ اگر آنے والے شدید خطرہ کے متعلق صرف یہی سات آیتیں ہیں۔ تو پھر یہ آیتیں اپنے بیان میں ایسی مجمل ہیں۔ کہ ان سے تبلیغ و انذار کا حق ادا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس مختصر و مجمل انذار میں نہ تو وہ وضاحت وجلا ہے۔ جو دلوں کو تشفی دینے والی ہو۔ اور نہ اس میں کوئی ایسی بات ہے جو بأس شدید کی صورت کو معین کرنے والی ہو۔ کسی شخص سے صرف یہ کہہ دینا کہ تمہارے لئے شدید خطرہ ہے۔ یا یہ کہنا کہ تمہارا ایک دشمن ہے۔ جو تمہارا گھربار ویران کردے گا۔ اس سے ہوشیار رہنا تو اس سے وہ شخص کہاں سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس خطرہ سے ڈرایا گیا ہے وہ کس قسم کا خطرہ ہے۔ اور وہ کون دشمن ہے جو خانہ ویرانی کا موجب ہوگا۔ اور اس سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتا۔ اور اپنی حفاظت کے لئے کیا سامان کرسکتا ہے جب تک کہ تفصیل کے ساتھ نہ بتایا جائے۔ کہ فلاں دشمن ہے۔ اور اس سے فلاں فلاں خطرے ہیں۔ اور ان خطرات سے بچاؤ کی یہ صورت ہے۔ اس مجمل و مبہم آگاہی سے جو سورۂ کہف کی ابتدائی آیات میں دی گئی ہے طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بأس کے معنی محض خطرہ کے ہیں۔ تو وہ کس قسم کا خطرہ ہے۔ اور کیونکر پیدا ہوگا۔ اور اس سے بچاؤ کی کیا تدبیریں ہیں۔ اور اگر بأس کے معنی گھمسان کی جنگ کے ہیں تو کیا اس سے وہی تیر و کمان والی جنگیں مراد ہیں جو مسلمانوں اور عیسائیوں میں ہوچکی ہیں یا کوئی اور خطرات مراد ہیں۔ اگر وہی صلیبی اور اسلامی جنگیں مراد ہیں۔ تو پھر ہمیں ان سے کیا خوف۔ وہ تو ہمارے لئے قصہ کہانی بن چکی ہیں۔ اور اگر جنگ سے کوئی اور خطرات مراد ہیں۔ جو ہم کو پیش آنے والے ہیں۔ تو وہ کیا ہیں کن حالات میں اور کب پیدا ہوں گے۔ اور ان سے محفوظ رہنے کی کیا صورت ہے۔

اس سوال کا جواب جہاں اسی سورۂ کہف میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔ وہاں اس کے علاوہ اس تفصیل میں مزید وضاحت وجلا پیدا کرنے کے لئے سورۂ کہف کے مابعد تین اور سورتوں یعنی سورۂ مریم سورۂ طٰہٰ اور سورۂ انبیاء میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کے بعد سورۂ شعراء، سورۂ مدثر اور سورہ مرسلات میں بھی یہی بأس شدید والی انذاری پیشگوئی مع اس کے نتائج کے مختلف پیراؤں میں بار بار دُہرائی گئی ہے۔ تا ہر پہلو سے تبلیغ و انذار کا حق ادا ہو۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ ان تمام سورتوں میں سورۂ کہف کی بأس شدید والی پیشگوئی جہاں بھی دُہرائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ عیسائیت اور عیسائیوں کے بدانجام کا ذکر ضرور کیا گیا ہے۔ بلکہ سورۂ انبیاء میں تو یاجوج وماجوج کا دوبارہ نام لے کر ان مخصوص اقوام کا بھی پتہ دے دیا ہے، جن میں سے اکثر تو قرآن مجید کے نزول کے وقت عیسائیت کے نام سے بھی واقف نہ تھیں اور جو واقف تھیں۔ ان کا بیشتر حصہ عیسائیت کا شدید دشمن تھا۔ مگر اس پیشگوئی کے اعلان پر کافی زمانہ گزر جانے کے بعد یاجوج وماجوج کی یہ سب قومیں عیسائیت کو قبول کرکے اس بأس شدید کی پیشگوئی کو پورا کرنے والی ثابت ہوئی ہیں۔

بأس شدید کی پیشگوئی کا تعلق ہمارے زمانہ سے

اللہ تعالےٰ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ کہ متعدد صورتوں میں بأس شدید والی پیشگوئی کو جملہ ضروری تفاصیل کے ساتھ مختلف پیراؤں میں کھول کر بیان فرمادے۔ بلکہ اس نے بنی نوع انسان پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سے ہی ایک نذیر کھڑا کیا۔ اور اپنا یہ کلام اس کے مونہہ میں ڈالا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی دُنیا پر ظاہر کردے گا۔"

اس نذیر نے جس کا انتظار عالم مسیحی اور عالم اسلامی دونوں شدت سے کر رہے تھے ٹھیک اپنے وقت پر آکر دنیا کو آگاہ کیا۔ اور کہا کہ سورہ کہف کی بأس شدید والی پیشگوئی کی گھڑی قریب ہے۔ اور اس کا تعلق ان صلیب پرست اقوام یاجوج ماجوج سے ہے، جو اس وقت دنیا پر غالب ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب نور الحق صفحہ ۵ میں فرماتے ہیں۔ والقی فی روعی ان المسیح سمّی الآخرین من النصاری الدجالین الخ یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے پہلے عیسائیوں کا نام دجال نہیں رکھا۔ بلکہ آخری زمانہ کے عیسائیوں کا نام دجال رکھا ہے۔

پس بأس شدید والی پیشگوئی کے متعلق اگر یہ شک وشبہ پہلے باقی تھا۔ کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کی عیسائی اقوام سے متعلق ہے یا مابعد کی عیسائی اقوام سے جو نسل یاجوج سے پیدا ہونے والی تھیں۔ تو اس نئے انذار و اعلان سے وہ بالکل دور ہوکر سورۂ کہف کی مخصوص انذاری پیشگوئی کا مطلع ہمارے لئے بالکل صاف ہوگیا۔

ہماری جماعت میں ہزاروں ہوں گے اور میں بھی ان میں سے ایک ہوں۔ جس نے آج سے ۴۸ سال قبل اپنے کانوں سے اس بستی میں ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا "میں وہ موعود ہوں جسے خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح کا لقب دیا گیا ہے۔ میں ہی وہ کاسر صلیب قاتل دجال ہوں۔ جس کی بشارت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی تھی۔ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نذیر ہوکر آیا ہوں۔ اور ساری دنیا کے لئے نذیر ہوں۔ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی پاکر تمام لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ سورۂ کہف کی بأس شدید والی پیشگوئی کا تعلق ان عیسائی اقوام یاجوج وماجوج سے ہے۔ جو اس زمانہ میں ہیں۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ قریب ہے۔ کہ خدائے قہار اس زمین کو صعیداً جرزاً بنانے والا ہے۔ ہم میں سے بہتوں نے آج سے ۴۸ سال پہلے کہنے والے سے یہ باتیں اسی بستی میں سنی تھیں۔ اور اب ہم ان سنی ہوئی باتوں کے پورا ہونے کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرنیوالے ہیں۔

پس بأس شدید والے انذار کی قبل از وقت تخصیص و تعیین اور اس کا قبل از وقت اعلان عام اور پھر اس کے بعد عین اس اعلان کے مطابق اس کا ظہور ایسی باتیں ہیں جن کی موجودگی میں اس سوال کے جواب کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کہ سورۂ کہف کی پیشگوئی کا تعلق کن عیسائی اقوام سے ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ بأس شدید کی وہ صورت و شکل جو سورۂ کہف اور دیگر سورتوں میں بیان ہوئی ہے۔ آج سے قبل کسی زمانے اور کسی عیسائی قوم میں بھی مشاہدہ نہیں کی گئی۔ اور عیسائی اقوام کی گزشتہ صلیبی جنگوں کو وہ عالمگیر تباہی کی صورت کبھی حاصل نہیں ہوئی جو ما علی الارض یعنی روئے زمین کو (صعیداً جرزاً) کھنڈرات بنا دینے والی ہو۔ اس لئے اس پیشگوئی کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ زمانہ ماضی کی صلیبی جنگوں میں پوری ہوچکی ہے۔ بأس شدید کی وہ ہیبت ناک قہاری تجلی جس کا ذکر سورۂ کہف اور دیگر سورتوں میں ہے۔ وہ قرآن مجید کی تصریحات کے بموجب یاجوج وماجوج کی عیسائی اقوام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصریحات کے بموجب فتنۂ دجال کے لئے مخصوص ہے۔ اور جو تفصیلات اس قہاری تجلی کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔ وہ صرف اور صرف ان حالات پر ٹھیک بیٹھتی ہیں۔ جن کا آج ہم ان اقوام میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔

اب میں ان تفصیلات کو یکے بعد دیگرے آپ کے سامنے رکھتا جاتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ اندازہ کرنا آپ کا کام ہے۔ کہ آیا یہ تفصیلات اپنی نوعیت میں ایسی ہیں جن کا تصور انسانی دماغ تیرہ سو برس قبل تو کیا۔ پچاس سال قبل بھی کرسکتا ہے۔ اور بأس شدید کی منذر و مبشر کیفیات جو سورۂ کہف اور دیگر سورتوں میں پہلو بہ پہلو بیان کی گئی ہیں۔ کیا وہ کیفیات کبھی پہلے بھی بیان کردہ صورت میں وقوع پذیر ہوئی ہیں۔ اور آیا ان کی تطبیق سوائے ہمارے زمانہ کے کسی اور زمانہ کے حالات سے بھی ممکن ہے یا نہیں۔ بأس شدید والی پیشگوئی کے متعلق بیان کردہ تفصیلات یکجا رکھ کر اگر آپ نے صحیح قیاس سے کام لیں گے۔ تو اس پیشگوئی کی حقیقت و عظمت خود بخود آپ کے سامنے آشکارا ہوجائے گی۔

جماعت ہائے احمدیہ کی تعلیم و تربیت کے متعلق ماہوار رپورٹوں کا خلاصہ

بابت ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش مطابق جنوری ۱۹۴۲ء

سیدوالا ضلع شیخوپورہ:۔ افراد جماعت میں پہلے کی نسبت اضافہ نہیں ہوا۔ اوسط حاضری بمقابلہ بالغ مرد افراد کے تسلی بخش نہیں۔ اگرچہ نماز باجماعت ہر دو مساجد میں باقاعدگی سے ہوتی ہے۔ اس طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اگرچہ پہلے سے ترقی ہے۔ درس قرآن کریم حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ پہلے ماہ کی نسبت زیادہ باقاعدگی سے جاری رہا۔ اور حاضری بھی پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں اس جماعت نے خوب محنت سے کام کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تہال ضلع گجرات:۔ افراد جماعت میں سابقہ ماہ پر کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اوسط حاضری میں پچھلے ماہ کے مقابلہ پر ترقی نہیں ہوئی۔ اس طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ درس قرآن کریم وکتب حضرت مسیح موعودؑ جاری ہے لیکن اوسط حاضری تسلی بخش نہیں ہے۔ اس جماعت نے امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق کسی قسم کی جدوجہد نہیں کی۔

شاہدرہ ضلع شیخوپورہ۔ نماز باجماعت کا ہر دو مساجد میں انتظام ہے۔ لیکن اوسط حاضری بالغ افراد کی تعداد کے مقابلہ پر کم ہے۔ اور مزید توجہ چاہتی ہے۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس ہوتا ہے۔ لیکن حاضری قابل اصلاح ہے۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شرکت کے لئے ابھی تک اس جماعت نے کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔ چونکہ پچھلے ماہ اس جماعت کی رپورٹ نہیں آئی۔ اس لئے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

بنگہ ضلع جالندھر:۔ نماز باجماعت کا انتظام موجود ہے۔ اگرچہ اوسط حاضری تعداد افراد کے مقابلہ پر بہت کم ہے۔ درس قرآن کریم اور حدیث ہوتا ہے۔ لیکن حاضری خاطر خواہ نہیں۔ اس طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اس جماعت نے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ابھی تک بالکل توجہ نہیں کی۔ چونکہ سابقہ ماہ کی رپورٹ اس جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ اس لئے پچھلے ماہ کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

کریام ضلع جالندھر:۔ بالغ افراد کی تعداد کے مقابلہ پر ہر دو جگہوں میں اوسط حاضری تسلی بخش نہیں ہے۔ اس طرف مزید توجہ اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہر سہ درسوں کا انتظام جماعت میں موجود ہے۔ اگرچہ حاضری میں مزید توجہ چاہیئے۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اس جماعت نے ابھی تک بالکل توجہ نہیں کی۔

پٹی ضلع لاہور:۔ چونکہ جماعت کی مسجد ابھی بنی نہیں۔ اس لئے جماعت کی رپورٹ ہے۔ کہ نماز باجماعت کا باقاعدہ انتظام نہیں ہے۔ اوسط حاضری میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے اگرچہ قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ مگر باقاعدگی اور خاطر خواہ حاضری نہیں ہے۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے امتحان کے لئے اس جماعت نے ابھی تک کوئی کوشش نہیں کی۔ چونکہ سابقہ ماہ کی رپورٹ نہیں ملی۔ اس لئے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

سیالکوٹ شہر:۔ اس جماعت میں تین مساجد ہیں۔ علاوہ نماز جمعہ باقی نمازوں کے لئے نماز باجماعت میں حاضری تعداد افراد بالغان کے مقابلہ پر اصلاح طلب ہے۔ اور مزید توجہ چاہتی ہے۔ درس قرآن کریم۔ اور کتب حضرت مسیح موعودؑ باقاعدگی سے ہوتا ہے حدیث کے درس کا انتظام نہیں۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اس جماعت نے ابھی تک کوئی عملی کارروائی کرنے کی اطلاع نہیں دی۔ اور یہ خانہ رپورٹ کا صفر ہے چونکہ سابقہ ماہ کی رپورٹ نہیں آئی۔ اس لئے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

گوجرانوالہ شہر:۔ افراد جماعت کی تعداد کے پیش نظر علاوہ نماز جمعہ کی حاضری کے باقی نمازوں کی اوسط حاضری مزید توجہ اور اصلاح کی محتاج ہے۔ اگرچہ سابقہ ماہ سے ترقی ہے لیکن ابھی اس بارہ میں مزید جدوجہد کی ضرورت ہے۔ درس قرآن کریم۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ باقاعدہ ہوتا ہے اگرچہ حاضری کی کمی کی شکایت ہے۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق رپورٹ میں درج ہے۔ کہ تحریک کی جارہی ہے۔ اگرچہ تحریک کے نتیجہ کی تاحال اطلاع نہیں ہوئی۔

سرگودھا شہر:۔ تعداد افراد میں گذشتہ ماہ کے مقابلہ پر ابھی تک کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ نماز باجماعت کا انتظام موجود ہے۔ اوسط حاضری کم ہے۔ قرآن شریف وحدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس ماہ گذشتہ کے مقابلہ پر باقاعدگی سے ہوتے رہے ہیں۔ حاضری میں ابھی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگرچہ پہلے سے ترقی ہے۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اس جماعت نے جو کوشش اس وقت تک کی ہے۔ وہ خوش کن ہے۔ ۴۳ بالغوں میں سے ۱۷ نے اپنے آپ کو امتحان کے لئے پیش کیا ہے۔ گذشتہ کے مقابلہ پر تعداد میں اضافہ ہوا ہے

ادرحمہ ضلع شاہپور:۔ اوسط حاضری نماز باجماعت اگرچہ خاصی ہے۔ لیکن تعداد افراد کے مقابلہ پر ابھی مزید ترقی کی ضرورت ہے درس قرآن شریف۔ حدیث وکتب حضرت مسیح موعودؑ باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ لیکن ماہ گزشتہ کے مقابلہ میں سامعین کی تعداد میں کمی ہوئی امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جماعت نے ابھی تک کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

جہلم شہر:۔ نماز باجماعت کا انتظام موجود ہے لیکن اوسط حاضری کی تعداد افراد کی تعداد کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ درس قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح موعودؑ باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ حدیث کے درس کا انتظام نہیں۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس جماعت نے ابھی تک کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔ ماہ گذشتہ کی رپورٹ نہیں آئی۔ لہذا ماہ حال سے مقابلہ نہیں ہوسکتا۔

نانوں ڈوگر ضلع شیخوپورہ:۔ نماز باجماعت کا انتظام موجود ہے۔ جماعت کی مسجد کچی ہے لیکن اوسط حاضری بمقابلہ تعداد افراد بہت کم ہے۔ کسی درس کا انتظام نہیں۔ اور نہ ہی کتب حضرت مسیح موعودؑ کے امتحان میں شریک ہونے کے لئے کوئی انتظام ہے۔ ہر دو امور کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ۔ تعداد افراد کے مقابلہ میں اوسط حاضری نماز باجماعت بہت کم ہے۔ صرف قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ حدیث وکتب حضرت مسیح موعودؑ کا انتظام نہیں۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ابھی تک اس جماعت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

فیروزپور شہر:۔ نماز باجماعت احباب کے کاموں کے مدنظر تین اوقات میں باقاعدہ ہوتی ہے۔ اوسط حاضری سوائے جمعہ کے باقی نمازوں میں کم ہے۔ سوائے درس قرآن کریم کے باقی درسوں کا انتظام نہیں ہے۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف باوجود ایک بڑی اور مشہور جماعت ہونے کے ابھی تک اس جماعت نے کوئی توجہ نہیں کی

موگہ ضلع فیروزپور:۔ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نماز باجماعت کا باقاعدہ انتظام نہیں۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف بھی اس وقت تک اس جماعت نے توجہ نہیں کی۔ بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کے متعلق یہ جماعت کچھ کام کر رہی ہے۔

دہلی. نماز باجماعت کی اوسط حاضری کا رپورٹ میں ذکر نہیں تعلیم وتربیت کے متعلق ہفتہ وار اجلاس جو پہلے بند ہوگئے تھے پھر جاری ہوگئے ہیں۔ امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اس جماعت نے ابھی تک کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔

پشاور:۔ جماعت کی اپنی مسجد ہے جماعت کے افراد کے مقابلہ میں اوسط حاضری نمازوں کی بہت کم ہے۔ جماعت کو نماز باجماعت میں حاضری کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے قرآن کریم وحدیث کا درس باقاعدہ ہوتا ہے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ذکر نہیں۔ اس کی طرف توجہ کی جائے امتحان کتب حضرت مسیح موعو[illegible] کے ماتحت ماہ نومبر [illegible] کوئی توجہ نہیں [illegible] شامل نہیں [illegible] کیا جا[illegible]

مولوی سید مرید احمد صاحب کٹکی کے مختصر حالاتِ زندگی

میرے بڑے بھائی سید ظل الرحمن صاحب کٹکی کو وفات پائے ابھی تین سال بھی نہ گذرے تھے۔ کہ میرے دوسرے بھائی سید مرید احمد صاحب دفعتہً عین جوانی کے عالم میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ اور اخلاص وتقوےٰ میں قابلِ رشک تھے۔ آپ حد درجہ کے ملنسار خلیق۔ حب الٰہی میں متفرد۔ صابر وشاکر اعلےٰ درجے کے عبادت گذار اور والدین کے انتہائی فرمانبردار تھے۔ ہمیشہ احمدیت کی اشاعت ترویج میں سرگردان رہا کرتے۔ آپ کا جس جگہ بھی قیام ہوا۔ وہاں آپ کی مساعی جمیلہ سے احمدیت کی اشاعت وترقی ہوئی۔ اور کئی سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔

عبادت کا یہ عالم تھا۔ کہ پنجگانہ نماز کے علاوہ باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد ادا کیا کرتے۔ تلاوت قرآن شریف سے بھی آپ کو عشق تھا۔ آپ گھنٹوں نہایت رقت کیساتھ تلاوت کرتے اور زار وقطار روتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درثمین فارسی بھی آپ نہایت باقاعدگی سے پڑھا کرتے۔ اور جب اسکو پڑھتے۔ تو رقت کا عالم طاری ہو جاتا۔

والدین کی قابلِ رشک فرمانبرداری کا معمولی سا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ جب والد محترم کو ہیڈ مولوی کے عہدے سے برخاست کیا گیا۔ تو اس وقت آپ ... میں تعلیم پا رہے تھے۔ چونکہ آمد کا کوئی ذریعہ نہ رہا۔ اس لئے آپ کے لئے تعلیم پانا مشکل ہو گیا۔ لیکن آپ نے استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اور لڑکوں کو پڑھا کر آمد کی صورت پیدا کر لی۔ اپنی آمد سے والدین کی خدمت بھی کرتے اپنی تعلیم کے اخراجات بھی برداشت کرتے۔ اور چندہ بھی باقاعدہ ادا کرتے۔

بعد میں آپ کو معلم کی جگہ مل گئی اور آپ پندرہ روپے ماہوار پر ملازم ہو گئے۔ اگرچہ ...تی کے اخراجات کے لحاظ سے نہایت ... بھی آپ جس طریق سے ... پر قابل حیرت ... میں سے پانچ ... کیلئے

ماہوار دیا کرتے۔ اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی ضروریات بھی پوری کرتے۔ بیوی کو ماہوار ڈیڑھ روپے بسلسلہ ادائیگی مہر دیا کرتے۔ وصیت کا چندہ بھی دیتے۔ اور پھر ساتھ ہی ساتھ تحریک جدید میں حسب استطاعت حصہ لیا کرتے تحریک جدید کا وعدہ کرنے سے پہلے آپ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے حضور بکثرت دعائیں کرتے۔ اور یہی التجا کیا کرتے کہ الٰہی اس سال میں کتنے روپے کا وعدہ کروں۔ جب کوئی اشارہ اس بارے میں ہوتا۔ تو اس کے مطابق وعدہ کر دیا کرتے۔ اکثر اپنی خوابیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بھیج دیا کرتے تھے۔

چنانچہ آپ کے چند رویاء تحریک جدید کے اعلانات کے ساتھ "الفضل" میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ باوجودیکہ آپ کی آمد نہایت قلیل تھی۔ اور اس آمد کی قلت کی وجہ سے یہ تقریباً ناممکن تھا کہ آپ قادیان کی زیارت سے مشرف ہو سکیں لیکن آپ کے اخلاص اور جوش نے اس مشکل کو بھی حل کر لیا۔ آپ نے ایک ڈبہ گھر میں رکھا جس میں آپ وقتاً فوقتاً دو تین آنے ڈال دیا کرتے۔ سالہا سال کی مسلسل کفایت شعاری کے بعد آپ کی یہ آرزو بھی پوری ہوئی۔ اور سنہ ۱۹۳۸ء میں آپ کے پاس اسقدر رقم جمع ہو گئی۔ کہ آپ نے مدینۃ المسیح کی زیارت کا عزم کیا۔ اس سفر میں راقم الحروف بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ کو اس سفر میں جو مسرت حاصل تھی۔ اس کا اندازہ کچھ میں ہی لگا سکتا ہوں۔ قادیان پہنچنے کے بعد

جب بوقت عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ مرحوم کی آنکھوں میں اخلاص ومحبت سے آنسو ڈبڈبا آئے۔ اگرچہ ہم دونوں بھائی خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ لیکن ہم نے حضور کے دست مبارک پر بیعت نہ کی تھی۔ جب حضور نے دوسرے لوگوں کی بیعت لینی شروع کی۔ تو مرحوم نے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے تجدید بیعت کی درخواست کی جسے حضور نے قبول فرمالیا۔ چنانچہ جب مرحوم بیعت کے الفاظ دہراتے تو روتے جاتے۔ بیعت کے بعد منتظمین نے لاعلمی کی بنا پر نومبائعین میں ہمارا نام بھی لکھنا چاہا۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ باقیوں کا نام لکھ لو ان کا نہ لکھو۔ یہ احمدی ہیں۔ مرحوم اس جملے کو سنکر انتہائی طور پر مسرور ہوئے۔ اور تمام عمر اس کو یاد کر کے فخر کیا کرتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں احمدی کہا ہے۔

آپ کے اخلاص اور تقویٰ کا اندازہ اس امر سے بھی بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ کہ آپ کا ہیڈ ماسٹر باوجود عہدے کی فضیلت اور مذہبی اختلاف کے آپ کا بڑا معتقد تھا۔ چنانچہ وہ اکثر اخلاص کی وجہ سے آپ کے پاؤں کو دبانے بیٹھ جاتا۔ اور اڑیہ زبان میں کہا کرتا۔ کہ آپ ایک ولی اللہ ہیں۔

جب آپ کا تبادلہ سنگڑا اس سے گوہست کی طرف ہوا۔ تو وہاں کے غیر احمدیوں نے آپ کی بڑی مخالفت کی۔ اور اپنے لڑکے سکول میں بھیجنے بند کر دیئے اور ہر ممکن طریق سے آپ کو ایذا دینے کی کوشش کی۔ لیکن چند دنوں کے بعد آپ کے تقویٰ وطہارت اور عبادت گذاری کو دیکھ کر متأثر ہو گئے۔ پھر چند دن کے بعد وہ سب آپ کے پاس آکر معافی کے خواستگار ہوئے۔ اور درخواست کی کہ آپ ہماری مسجد میں قیام فرمائیں۔ ہم آپ کو کھانا کھلائیں گے۔ اور ہمارے بچے آپ کے پاس رہیں گے۔

آپ کٹک سے اگرچہ ۷-۸ میل کے فاصلہ پر رہتے تھے۔ لیکن جب کبھی رخصت ملتی آپ کٹک آجاتے اور جماعتی کاموں میں انہماک سے حصہ لیتے۔ آپ خدام الاحمدیہ کے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی

"الفضل" کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنیکی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنیکا تاکیدی ارشاد فرماتے ہوئے اس امید کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ دوست حضور کی سفارش کو ضرور قبول کریں گے۔

"الفضل" کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"سلسلہ کے اخبارات میں سے "الفضل" روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے وہاں کی جماعتیں مل کر خریدیں مجلس شوریٰ میں بھی اس سال یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ لازمی طور پر "الفضل" خریدیں اور جس جماعت کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے کم ہو وہ "الفضل" کا خطبہ نمبر یا "فاروق" خریدے"۔

ہم مخلصین جماعت کو حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضور کی اس مبارک خواہش کو کہ الفضل کے کم سے کم پانچہزار خریدار ہونے چاہئیں پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ حضور نے اخبارات خریدنے اور پڑھنے کو کسقدر ضروری قرار دیا۔ اور اسکے لئے کسقدر تاکید فرمائی اس کا اندازہ آپ حضور کے ان الفاظ سے لگا سکتے ہیں۔ فرمایا:۔ "انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں۔ جیسا زندگی کیلئے سانس لینا ضروری ہے۔ یا جیسے روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔"

"الفضل" سلسلہ عالیہ احمدیہ کا روزانہ آرگن ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات ملفوظات وتقاریر۔ مرکز کے حالات۔ مجاہدین سلسلہ کی تبلیغی رپورٹیں اور دیگر اہم مرکزی اطلاعات احباب تک پہنچانیکا بڑا ذریعہ۔ "الفضل" آپ کیلئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ پس کون ہے۔ جو اس روحانی غذا کے حصول کیلئے کسی قربانی سے دریغ کرے۔ اور اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی خوشنودی اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنیکی تڑپ اپنے دل میں نہ رکھتا ہو۔

روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ۔ "الفضل" کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ ۸ روپے

مینجر "الفضل" قادیان

وی۔پی وصول کر لئے جائیں!

ہم نے حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جنکی طرف سے نہ چندہ وصول ہؤا ہے۔ اور نہ وی۔پی روکنے کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وی۔پی کر دیئے ہیں۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ اُمید ہے کہ کوئی دوست بھی وی۔پی واپس کرکے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہونگے۔

مینیجر

صدر تھے۔ اس عہدہ کے فرائض آپ نے تاحیات نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دیئے۔ کٹک کی جماعت بھی آپ کی نہایت تعظیم وتکریم کرتی اور ہمیشہ امام الصلوٰۃ اور خطیب بنایا کرتی۔ اس ضمن میں آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ باوجودیکہ کٹک میں کئی ایم۔ اے، بی۔ اے اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ احمدی ہیں۔ لیکن یہ خدا کا کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ یہ لوگ مجھے امام الصلوٰۃ بناتے ہیں۔

۵ را پریل ۱۹۴۱ء کو آپ پر معمولی بخار کا حملہ ہؤا۔ جو بعد میں ٹائیفائڈ ثابت ہؤا۔ اور ابھی آپ نے اس مرض سے نجات نہ پائی تھی۔ کہ آپ پر دق کا مہلک حملہ ہؤا۔ ڈاکٹروں نے آپ کی دلجوئی کیلئے کہا۔ کہ آپ متفکر نہ ہوں۔ معمولی مرض ہے۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ اللہ قادر ہے۔ اگر وہ چاہے گا۔ تو فضل کر دیگا۔ دو ماہ کے بعد آپ کی حالت غیر ہو گئی اور مرض مایوسی کی حد تک پہنچ گیا۔ لیکن آپ نے کبھی گھبراہٹ یا مایوسی کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ ہمیشہ راضی بقضاء رہے۔ مختلف یونانی اور انگریزی علاجوں کی موجودگی میں جب قضاء کا وقت آن پہنچا۔ تو آپ اس وقت نفل پڑھ رہے تھے۔ اور اسی حالت میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آخری الفاظ جو مرحوم کے منہ سے نکلے اور جنہیں ہم لوگوں نے سُنا یہ تھے۔ کہ "مولا تو مجھ سے راضی ہو جا۔"

اور آج سے تین سال قبل میرے برادر اکبر مولوی سیّد ظل الرحمٰن صاحب نے بھی موت سے پہلے یہی الفاظ اپنے مونہہ سے نکالے تھے۔ الٰہی تو میرے ہر دو بھائیوں کی التجاؤں کو قبول فرما اور ان سے راضی ہو جا۔ نہیں بلکہ ہر احمدی سے راضی ہو کر اسے اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ آمین۔ مرحوم اپنی یادگار ایک لڑکی بعمر ۶ ماہ چھوڑ گئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ مولا کریم عزیزہ کو نیک اور خادم دین بنائے۔

خاکسار سیّد بدر الدین احمد سوزگڑھ کٹک

ضروری اعلان

برادرم محمد حسین صاحب نے میری معرفت تفسیر کبیر گذشتہ سال قادیان سے منگوائی تھی اس میں ص۷۸۹ سے ص۸۰۴ تک صفحات دوہرے لگے ہوئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کسی اور جلد میں یہ مذکورہ صفحات کم ہونگے۔ جس دوست کی تفسیر میں یہ صفحات کم ہوں وہ مجھے خط لکھ کر منگوا لے۔

محمد ابراہیم شاد سکرٹری تبلیغ کوٹ رحمت خان ڈاکخانہ نون ضلع شیخوپورہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا مسمی عطاء اللہ عمر دس سال۔ رنگ گندمی۔ جسم اور منہ پتلا۔ سر پر سفید پگڑی مونگیا رنگ کی کالی دھاریوں والی قمیص سلیٹی رنگ کی شلوار۔ پاؤں میں ملتانی جوتی۔ کہیں چلا گیا ہے۔ بہت تلاش کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو مہربانی فرما کر مجھے اطلاع دی جائے۔ میں ایسے دوست کی خدمت میں علاوہ ضروری اخراجات کے پانچ روپے کی حقیر رقم پیش کرونگا۔

خاکسار اللہ دتہ جمعدار دفتر نہر ملتان چھاؤنی

ایک مدرس کی ضرورت

قادیان کے قریب ایک گاؤں میں پرائمری سکول کے لئے جے۔ وی پاس ٹیچر کی ضرورت ہے۔ اگر جے۔ وی نہیں مگر میٹرک پاس ہو۔ تو اُسے بھی رکھ لیا جائے گا۔ خواہشمند احباب جلد درخواست کریں۔ اور کم از کم تنخواہ جو وہ لے سکتے ہوں۔ تحریر کریں۔

ناظر تعلیم وتربیت

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۔ ۸ر مارچ ۔ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے ۔ کہ جاوا کی نئی راجدھانی بنڈونگ کا محاصرہ کر لیا گیا ہے ۔ جاوا میں جاپانیوں کی دس ڈویژن فوج لڑ رہی ہے ۔ ہفتہ کی دوپہر کے بعد سے ڈچ جزائر شرق الہند سے لنڈن میں کوئی مجری تار موصول نہیں ہؤا ۔ اس خبر کی تاحال تصدیق نہیں ہو سکی ۔ کہ جاوا کی ڈچ فوجوں نے ہتھیار ڈالدیئے ہیں ۔

نیویارک ۔ ۸ر مارچ ۔ امریکہ اور جاوا کے سٹے دلندیزی ہیڈ کوارٹر بنڈونگ کے درمیان بھی تار کا سلسلہ کٹ چکا ہے ۔ جزائر شرق الہند کی طرف سے آخری سرکاری تار کے الفاظ یہ تھے کہ "اب ہم بند کرتے ہیں ۔ ہالینڈ زندہ باد ۔ الوداع" ۔

نئی دہلی ۔ ۸ر مارچ ۔ جاپانیوں نے برما کے شہر پاپاگی پر قبضہ کر لیا ہے ۔ نیز بیابون کے مقام پر سڑک کی ناکہ بندی کر لی ہے ۔ دشمن کا ارادہ مغرب کی طرف پیش قدمی کرنے کا ہے ۔

لنڈن ۔ ۸ر مارچ ۔ جاپانیوں نے نیوگنی کے شمال مشرقی ساحل پر آسٹریلیا کی بندرگاہ مورسبائی سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ایک مقام میں اپنی فوجیں اتار دی ہیں ۔

ملبورن ۔ ۸ر مارچ ۔ حکومت آسٹریلیا نے ایک حکم جاری کیا ہے ۔ جس کے رو سے آسٹریلیا کے ساحل سے لے کر سو سو میل تک سڑکوں پر سے ایسے سائن بورڈ اتار دیئے گئے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سڑک کس طرف اور کہاں جاتی ہے ۔ اور فلاں مقام وہاں سے کتنے میل پر ہے ۔

چنگنگ ۔ ۷ر مارچ ۔ سورابایا میں تمام کارآمد اشیاء وسیع پیمانہ پر تباہ کر دی گئی ہیں ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سورابایا بحرالکاہل میں اتحادیوں کا آخری بحری اڈا ہے ۔

لنڈن ۔ ۸ر مارچ ۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے ساٹھ منٹ تک مورسبائی کی بندرگاہ پر بمباری کی ۔ جاپانیوں نے ۵۰ بم گرائے ۔ دو دو منٹ کے بعد بم گرتا تھا ۔

بمبئی ۔ ۸ر مارچ ۔ جب سے جنگ چھڑی ہے ۔ برما اور سیام میں کم از کم ۲۵۰ جاپانی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے ہیں ۔ اور بہت سے ناکارہ بنا دیئے گئے ہیں ۔

مانڈلے ۔ ۸ر مارچ ۔ پیگو میں زور شور سے جنگ جاری ہے ۔ برطانی ٹینک جوجال ہی میں یہاں پہنچے ہیں ۔ دشمن کا کافی نقصان کر رہے ہیں ۔ ان کے ساتھ رائل ایرفورس جاپان کے وسیع ذرائع رسل و رسائل کا قلع قمع کرنے میں پوری طاقت سے مصروف ہے

مدراس ۔ ۸ر مارچ ۔ مدراس گورنمنٹ نے کارپوریشن کی اراضی میں ۵۸ ہزار فٹ لمبی خندقیں کھودنے کے لئے ۵ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ منظور کیا ہے ۔ ہوائی حملوں کی صورت میں ۲۵ ہزار اشخاص ان میں پناہ گزین ہو سکینگے ۔

بمبئی ۔ ۸ر مارچ ۔ اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ کلکتہ سے پنجاب اور سرحد کو آنے والی تاروں کے سلسلہ میں تاخیر ناگزیر ہے ۔ کیونکہ سلسلۂ تار میں گڑبڑ ہے ۔

واشنگٹن ۔ ۸ر مارچ ۔ امریکہ کے توپخانہ نے جزیرہ مناٹان میں جاپانی فوجوں کے ایک دستہ کو پسپا کر دیا ہے ۔ جنرل میکارتھر نے اطلاع دی ہے کہ فلپائن میں جاپانی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے فلپائن پر قبضہ کرنے میں ناکام ہونے پر خودکشی کر لی ہے ۔

طہران ۔ ۸ر مارچ ۔ ایرانی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر سابق وزیر خارجہ سوہیلی کو نئی وزارت بنانے کے لئے مقرر کیا ہے ۔ سوہیلی بہت جلد نئے وزراء کے نام منظوری کے لئے پارلیمنٹ اور شاہ ایران کو پیش کر دینگے ۔

لنڈن ۔ ۸ر مارچ ۔ جاپانی حلقوں کے بیان کے مطابق سیام کی وزارت نے استعفےٰ دے دیا ہے ۔

چنگنگ ۔ ۷ر مارچ ۔ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ۔ کہ جاپانیوں نے برما روڈ کو کاٹ دیا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے چین اور برما کے درمیان کسی راستے میں روکاوٹ ڈالی ہو لیکن لاشیو سے کمنگ اور چنگنگ جانیوالی سڑک بدستور قائم ہے ۔

زیورچ ۔ ۸ر مارچ ۔ جرمنی کے فوجی حلقے اب تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ روس میں جرمنی کے پندرہ لاکھ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں لینن گراڈ پر روسی فوجیں بہت سرگرم ہیں اور دشمن کو کافی نقصان پہنچا رہی ہیں ۔ کئی اور آباد علاقوں پر بھی روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے ۔

کینبرا ۔ ۸ر مارچ ۔ سرکاری طور پر معلوم ہؤا ہے ۔ کہ جاپان کے خلاف اتحادی جوابی حملہ کی سکیم تیار کر رہے ہیں ۔ اس بارہ میں نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کی حکومتوں کے نمائندوں نے چند تجاویز مسٹر چرچل کو بھیجی ہیں ۔ اس سکیم کا مقصد آسٹریلیا اور جنوب مغربی بحرالکاہل کی حفاظت کرنا ہے ۔

نیویارک ۔ ۷ر مارچ ۔ ایک بحری افسر نے یہ انکشاف کیا ہے ۔ کہ نہر پانامہ کے قریب سمندروں میں دشمن کی آبدوزیں سرگرم کار ہیں ۔ اس افسر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ۔ کہ ۲۴ر فروری کی رات کو ایک امریکن جنگی جہاز نے کرسٹوبل کے دہانہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک آبدوز دیکھی ۔ کرسٹوبل کیطرف جہازوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے ۔ اور یہ اطمینان ہونے پر پھر جہاز روانہ ہونے لگیں گے کہ آبدوز کو غرق کر دیا گیا ہے ۔ یا اب وہ اُس رقبہ سے نکل گئی ہے ۔

لاہور ۔ ۸ر مارچ ۔ نواب سر شاہنواز صاحب آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ آج حرکتِ قلب بند ہونے پر اچانک وفات پاگئے ۔

نئی دہلی ۔ ۸ر مارچ ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ سر اینڈریو کلو ممبر ایگزیکٹو کونسل ۔ سر رابرٹ ریڈ کی جگہ آسام کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں ۔

کراچی ۔ ۸ر مارچ ۔ کراچی سے نکالے جانے والے شہریوں کو آباد کرنے کے لئے گورنمنٹ نے کراچی سے ۵۴ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ٹاٹا پر قبضہ کر لیا ہے میٹھے پانی اور عمارتوں کی تعمیر کا انتظام کرنے کے لئے ایک انجینئر کو مقرر کر دیا گیا ہے ۔

قاہرہ ۔ ۸ر مارچ ۔ وزیر اعظم مصر نحاس پاشا نے قوم کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا ۔ کہ داخلی اور خارجی معاملات میں مصری نظم و نسق کا مدعا یہ ہے کہ مصر و انگلستان کے معاہدہ اتحاد کی وفاداری کے ساتھ تعمیل کی جائے ۔

ماسکو ۔ ۸ر مارچ ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے ۔ کہ روسی فوجوں کے ایک دستہ نے جنوب مغربی محاذ پر پیشقدمی کرتے ہوئے دو آبادیوں پر قبضہ کر لیا ۔ اور تیرہ سو جرمن سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ۔

قاہرہ ۔ ۸ر مارچ ۔ آج کے مشرق وسطیٰ کے برطانوی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے مشینی دستوں اور دشمن کے دستوں کے درمیان تصادم ہؤا ۔ جس کے دوران میں ہمارے توپ خانہ نے دشمن پر کامیاب گولہ باری کی ۔ دشمن کے ہوائی جہاز اگلے رقبہ میں سرگرم تھے ۔ ہمیں معمولی جانی نقصان ہؤا ۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے بھی دشمن کے ہوائی جہازوں کو روکنے کی کوشش کی ۔

ڈھاکہ ۔ ۸ر مارچ ۔ آج شام اینٹی فیسی اسٹ کانفرنس کے پنڈال کے سامنے تصادم ہو گیا ۔ جس میں دو اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہوئے ۔ کانفرنس شروع ہونے سے پہلے پچاس نوجوانوں کا ایک جتھہ پنڈال کی طرف بڑھا اور وہ کانفرنس کے والنٹیروں کے ساتھ متصادم ہو گیا ۔ اس کے بعد قریب کے راستوں پر سخت لڑائی ہوئی ۔ پولیس نے مجمع پر کنٹرول کرنا چاہا ۔ لیکن مجمع نے حکم عدولی کی ۔ اس لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی ۔ لڑائی کے کچھ دیر بعد ایک شخص پر حملہ کر دیا گیا جس سے وہ مر گیا ۔

نئی دہلی ۔ ۸ر مارچ ۔ آج فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی سالانہ کانفرنس میں سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے اس امر کی شدید مخالفت کی کہ ہندوستان میں کارآمد اشیاء کو جلانے کی پالیسی پر عمل کیا جائے ۔ آپ نے کہا ۔ روس میں تو اس پالیسی کا مطلب میں سمجھ سکتا ہوں کیونکہ وہاں ہر کارخانہ حکومت کی ملکیت ہے لیکن ہندوستان میں یہ صورت نہیں ۔ اسلئے یہاں اس پالیسی پر ہرگز عمل نہیں ہونا چاہیئے +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر :۔ غلام نبی